غزل

جناب الم مظفر نگری

گرفتارِ قفس کی فکر ہے اربابِ گلشن کو
مگر بھولے ہوئے ہیں سب گرفتارِ نشیمن کو

علاقہ اہلِ دل سے کیا ہوس کارانِ پُرفن کو
کوئی نسبت نہیں چاکِ جگر سے چاکِ دامن کو

نہیں ساحل کیا کرتی ہیں پیدا بحرِ ہستی میں
وہ موجیں چیر کر بڑھتی ہیں جو دریا کے دامن کو

یہ موجِ بادۂ گلرنگ ہے یا طور کا جلوہ
چھپا رکھا ہے کیا مینا میں ساقی برقِ ایمن کو

تری آنکھوں کو اے صیاد اشکِ خوں کا دھوکا ہے
سرِ مژگاں لئے بیٹھا ہوں میں تصویرِ گلشن کو

چمن میں کوئی بھی مجھکو نہیں دیتا جواب اس کا
جلایا کس خطا پر برق نے میرے نشیمن کو

اسیری میں بھی ہوجاتا ہے حاصل لطف سیرِ گل
قفس میں بیٹھکر جب یاد کر لیتا ہوں گلشن کو

کچھ اس ترکیب سے دو چار تنکے میں نے رکھے ہیں
کہ سجدے کر رہی ہیں بجلیاں شاخِ نشیمن کو

مصیبت میں سہارا ڈھونڈتے ہیں ڈوبنے والے
پکڑ لیتی ہے موجِ بے اماں ساحل کے دامن کو

الم آزاد ہو جاؤں گا میں بھی قیدِ ہستی سے
کسی دن توڑ کر رکھدوں گا اس زنجیرِ آہن کو